28084

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اور مفتیان عظام درجہ ذیل مسئلے کے بارے میں؟

میرے اور محمد یوسف کے درمیان زراعت کی شرکت اس طور پر ہے کہ جو نفع حاصل ہوگا اس میں ایک تہائی حصہ میرا، ایک تہائی حصہ محمد یوسف کا، اور ایک تہائی حصہ کسانوں کا ہوگا۔ زراعت کے لیے جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کی تقسیم ہم نے اس طرح کی ہے کہ زمین اور ٹیوب ویل میرا ہے، سولر شمسی (جس سے آج کل بجلی کا کام کیا جاتا ہے) بیج، تیل، کھاد، خلاصہ یہ کہ سالانہ مصرف سارا محمد یوسف کے ذمہ ہے، اسی طرح محمد یوسف میری زمین میں بطور کسان کام بھی کرتا ہے۔

اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا محمد یوسف ایک حصہ شرکت اور کچھ نفع کسان کے طور پر لے سکتا ہے یا نہیں؟ اس طرح شرکت میرے یا محمد یوسف کے لیے شرعاً کرنا جائز ہے یا نہیں؟

مستفتی:

غلام حیدر

پتہ: ایشیا ہوٹل زیب النساء اسٹریٹ، صدر، کراچی

موبائل: 03102528064

وضاحت

سائل نے بذریعہ فون وضاحت کی، کہ تقسیم اس طور پر ہوئی ہے، کہ پیداوار سے سالانہ تمام اخراجات (بیج، کھاد، تیل وغیرہ) نکالنے کے بعد جو نفع حاصل ہوگا، وہ تین حصوں میں تقسیم ہوگا۔

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۳/۲۷۵
مورخہ
جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداًومصلیًا

مذکورہ معاملہ میں چونکہ مزارعت کی شرائط کوملحوظ نہیں رکھاہے،اس لئے یہ فاسد اور ناجائز ہے کیونکہ مزارعت کے درست ہونے کیلئے ضروری ہے کہ مالکِ زمین اور عامل (کام کرنے والے) کے درمیان پیداوار میں شرکت یقینی ہو جبکہ مذکورہ معاملے میں پیداوار کی بجائے نفع میں شرکت کو شرط قرار دیا گیاہے، جو کہ شرعاً درست نہیں، نیز محمد یوسف کے علاوہ دوسرے کسانوں کے عمل کرنے کے عوض ان کے لئے نفع میں ایک تہائی حصہ مقرر کرنے کا معاملہ بھی شرعاً درست نہیں، کیونکہ وہ اجرت کا مستحق ہیں اوراجرت کا شرعاً معلوم ہوناضروری ہے، جبکہ مسؤلہ صورت میں اجرت نفع کے ساتھ مشروط ہونے کی وجہ سے مجہول ہے، البتہ آپ اور محمد یوسف کے درمیان معاملہ کے متبادل جائز صورتیں یہ ہے کہ:

(۱)۔ آپ کی صرف زمین ہو، باقی سب کچھ (یعنی بیج، کھاد، محنت اور تیل وغیرہ) محمد یوسف کا ہو۔

(۲)۔ محمد یوسف کی صرف محنت ہو، باقی سب کچھ (یعنی زمین، بیج، تیل، اور کھاد غیرہ) آپ کا ہو۔

(۳)۔ زمین اور بیج آپ کا ہو اور تیل، کھاد اور محنت محمد یوسف کی ہو۔

نیز جو پیداوار حاصل ہو اس کُل پیداوار میں طے شدہ حصوں کے بقدر دونوں شریک ہوں، تو مزارعت کی یہ صورتیں جائز ہے۔ اور محمد یوسف کے علاوہ دوسرے کسانوں کے ساتھ اجارہ کا معاملہ کرلیا جائے یعنی یومیہ یا ماہانہ طے شدہ اجرت پر رکھا جائے۔

الدر المختار (۶/ ۲۷۶)

و) بشرط (الشركة في الخارج)ثم فرع على الأخير بقوله (فتبطل إن شرط لأحدهما قفزان مســماة أو ما يخرج من موضــع معين، أو رفع) رب البذر (بذره أو رفع الخراج الموظف وتنصيف الباقي)

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٦/ ٢٧٩)

وفي البزازية: دفع إليه أرضا ليزرعها ببذره وبقره، ويعمل هذا الأجنبي على أن الخارج بينهم أثلاثا لم يجز بينهما وبين الأجنبي، ويجوز بينهما وثلث الخارج لرب الأرض، والثلثان للعامل وعلى العامل أجر مثل عمل الأجنبي، ولو كان البذر من رب الأرض جاز بين الكل

الدر المختار (٦/ ٢٧٨)

(وكذا) صحت (لو كان الأرض والبذر لزيد والبقر والعمل للآخر) أو الأرض له والباقي للآخر (أو العمل له والباقي للآخر) فهذه الثلاثة جائزة------------------------------ والله سبحانه وتعالىٰ اعلم

زاہد اللہ
زاہد اللہ غفرلہ ولوالدیہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
[illegible]
31/03/2020

الجواب صحیح
احقر محمد [illegible] عفا اللہ عنہ
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
[illegible]
31-03-2020

الجواب صحیح
[illegible]

الجواب صحیح
[illegible]